رضوی کتب خانہ کرنیل گنج بذریہ کان پور

بحمدہ تعالی عنہ شانہ

یہ ایک مزیدار نظم ہے جس میں اعدائے دین سے رزم ہے اہلسنت کیلئے پرسرور بزم ہے مسمّی بنام تاریخی

ابلغ مُظفرہ

۱۳۳۹ھ

معروف بہ

کھرا کھری کا مباحثہ

مصنفہ جناب نیّر صاحب بڑودوی رحمۃ اللہ علیہ

جس میں کھرّوں کے مذہب نامہذب کی بعض ضلالات وکفریات کا ایک کھری کی زبان سے ہو بہو فوٹو کھینچکر ان کی خباثت وشناعت پر مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے

معہ شرح مسمّی باسم تاریخی

کاشف ضلال دیوبندی

۱۳۵۰ھ

شارح

اسد الملت وصاحب الحجۃ جناب مولانا مولوی حافظ قاری ابو الظفر محب الرضا ... محمد محبوب علیخان صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی فاضل حزب الاحناف ہند لاہور

الخطیب جامع مسجد محلہ لوہ منڈی سابق مفتی اعظم ریاست پٹیالہ

بفرمایش محمد عبد الحمید قادری رضوی فتحپوری

قیمت ۲/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بند اوّل

ایک قصبہ میں رہا کرتے تھے کھرّا کھرّی
کھرّا بد شکل تھا تھی حسن میں یکتا کھرّی

عمر کھرّے کی ہوئی تھی کوئی نوّے سالہ
اور ہوئی تھی ابھی بالغ یہ حسینہ کھرّی

موٗنھ ایک دانت نہ تھا سر پہ کوئی بال نہ تھا
رہتی خدمت میں تھی ہر دم لئے جوتا کھرّی

تھی کمر مثل کمان رخ تھا سیہ ریش سفید
ہائے شوہر پہ نہ کیوں باپ کا دھوکا کھرّی

دولت حسن کا مالک تھا سیہ بڈھا
پہلوئے ابر میں تھی جیسے چاند کا ٹکڑا کھرّی

گھر میں کھانے کو نہ مطلق تھا بجز بغض و حسد
اسلیئے روزہ ہی رکھتی تھی وہ روزہ کھرّی

جھرّیاں کھال پہ پیدا تھیں بدن میں رعشہ
باپ کہتی اُسے شیخ نجدی کا کھرّی

ناف تک ریش تھی جیسے کسی برگد کی جٹا
روز پھبتی یہ سناتی تھی ظریفہ کھرّی

پہلوئے حور میں لنگور خدا کی قدرت
زاغ کی چونچ میں انگور خدا کی قدرت

بند ثانی

ایک سُنّی پہ کہیں ہوگئی شیدا کھرّی
یعنی مجنوں یہ ہوئے وہ ہوئی لیلیٰ کھرّی

۲۱ کھرّا یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و الفت سے کورا مراد اس سے وہابی مرد کھرّی سے مراد وہابی عورت ۱۲

سر پہ سُنّی کے یہاں باندھا گیا اور وہاں
مارتا تیر ہے کھرّے کے جگر پہ سہرا

کھرّا کہتا ہے کہ سہرا ہے تشبہ بہ ہنوٗد[۲۲]
اس حماقت پہ ہے ہنستا مرا خوشتر سہرا

بہشتی زیور میں لکھا ایک بڑے کھرّے نے
شرک ہے باندھنا پھولوں کا بنا کر سہرا

بیٹی نکلی نہ ہوں اس میں تو تشبہ کیسا
پوچھو کھرّے سے کوئی شرک ہے کیونکر سہرا

سارے کھرّوں کو رہے ذلت و زحمت حاصل
فتح و نصرت کا رہے سُنّیوں کے سر سہرا

اہلسنت کے بندھیں بخشش رب کے سہرے
حشر میں نار کا ہو کھرّوں کے موٗنھ پر سہرا

نیّر ان مولوی صاحب نے بڑا کام کیا
ایک کھرّی کو جو یوں داخل اسلام کیا

۲۲ وہابیہ دیوبندیہ کا بائیسواں عقیدہ کہ سہرا باندھنا ہندوؤں سے تشبہ اور سہرا باندھنے والے سب کافر و مشرک ہیں امام الوہابیہ تذکیر الاخوان صفحہ ۲۴۷ پر لکھتے ہیں یعنی کفر کی رسمیں ہیں کہ لوگوں نے ہندوؤں سے سیکھی ہیں مثلاً کنگنا باندھنا اور سہرا باندھنا اور اسی تذکیر الاخوان صفحہ ۸۶ پر سہرا باندھنا کفر کی باتوں میں گنا دیا ۱۲

۲۳ تھانوی جی نے حصہ اول بہشتی زیور صفحہ ۲۱۵ پر ایک سرخی قائم کی کفر اور شرک کی باتوں کا بیان اور اسی کے ماتحت وہ باتیں گنائی ہیں جن کا کرنیوالا کافر و مشرک ہے اسی سلسلہ میں صفحہ ۳۵ پر سہرا باندھنا بھی گنا دیا یعنی سہرا باندھنا ہندوؤں سے تشبہ اور کفر و شرک ہے اور سہرا باندھنے والے ہندوؤں سے تشبہ کرنیوالے اور کافر مشرک ہیں۔ حالانکہ ہندوؤں کے سہرے میں پنّا اور تلکی ضرور ہوتی ہے مسلمانوں کے سہرے میں پھولوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا تو تشبہ کدھر سے آیا اور خوشبو کو محبوب رکھنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کریمہ ہے خود فرماتے ہیں حبب الیّ من دنیاکم الطیب والنساء اللہ عزوجل نے تمہاری دنیا کی چیزوں میں سے خوشبو کو اور میری ازواج مطہرات کو میرے لئے محبوب بنا دیا ہے - دوسری حدیث میں ہے لا ترد الطیب فانہ خفیف المحمل یعنی خوشبو واپس نہ کی جائے کہ بیشک اس کی گرانی بہت ہلکی ہوتی ہے شادی کے دن ہر خاص و عام کی نگاہیں دولہا دولہن کے چہرے پر پڑتی ہیں اور نظر کی تاثیر حق ہے اس سے بچانے کے لئے اگر خوشبودار پھولوں کا نقاب بنا کر دولہا دولہن کے چہروں پر ڈالدیا جائے تو شرک و کفر کدھر سے منھ پھیلا کر دوڑ پڑا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ مسلمان بھائیو! دیکھو یہ ہے کفر و شرک کی مشین جس میں روزانہ کفر شرک ہی ڈھلا کرتا ہے۔ جس قدر مسلمانوں کی شادیوں میں سہرے بندھے اور جتنے مسلمان اس پر راضی رہے سب کو ایک کافر مشرک بنا ڈالا والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

فقیر ابو النظفر محب الرضا محمد محبوب علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ ولوالدیہ رب القوی نے یہ حواشی تمہ سابقہ کو ۲۲ رجادی الاولیٰ ۱۳۴۸ھ کو فراغت پائی - وللہ الحمد

ذات بے عیب کو یہ عیب لگایا تم نے — آخر شش لکھ ہی دیئے کذب کے لتوے کھرّے

مصطفےٰ حاضر و ناظر ہین مگر تم یہ کہو — دیکھ سکتے نہیں دیوار کے پیچھے کھڑے

نصِ قطعی سے تو ثابت کرے علمِ شیطان — اور محبوب خدا کچھ بھی نہ جانے کھڑے

جن کو اللہ نے ہر شے کا بنایا عالم — اپنے منھ سے انھیں اُردو پڑھائے کھڑے

ع۳ وہابیہ دیوبندیہ کا دوسرا عقیدہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ خلیل احمد انبیٹھی گنگوہی جی براہین قاطعہ مطبوعہ بلالی پریس ساڈھورہ صفحہ ۵۱ پر لکھتے ہیں۔ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہین کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں حالانکہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو روایت نہ کیا۔ بلکہ اس روایت کو نقل کر کے اس کا رد کر دیا۔ کہ یہ قول مردود ہے اور اسکی کوئی اصل نہیں۔ اور اگر اسکی روایت صحیح ہوتی افسوس فضل مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مٹانے کے لئے یہ کہتا کس ہین کہ مردود کو دلیل بنائین اور رد کو مضم کر جائیں۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ

ع۴ وہابیہ دیوبندیہ کا تیسرا عقیدہ کہ شیطان کا علم معاذ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ گنگوہی جی انبیٹھی جی اسی براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۱ پر لکھتے ہیں شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اس عبارت میں صاف صاف کہہ دیا کہ شیطان کے لیے تو تمام روئے زمین کا علم نص سے ثابت ہے یعنی قرآن و حدیث سے اس کا ثبوت ہے مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اسقدر وسیع علم کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں بلکہ اس کا ماننے والا مشرک ہے جس مین ایمان کا کچھ بھی حصہ نہین۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

ع۵ وہابیہ دیوبندیہ کا چوتھا عقیدہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ اردو زبان مین دیوبندی ملانوں کے شاگرد ہین گنگوہی جی انبیٹھی جی اس براہین قاطعہ کے صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہین۔ مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک مین بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھکر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب مین مشرف ہوئے تو آپ کو اردو مین کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہین فرمایا۔ کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ۔ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔ خواب گھڑ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوبندی ملانوں سے اردو سیکھنے کا اقرار کروایا پھر یہی نہیں کہ اس خواب ملعون کو خواب کے درجہ مین رکھا ہو۔ بلکہ اللہ کے نزدیک مدرسہ دیوبند کی فضیلت کا دعوےٰ کیا۔ اور دلیل مین اس افترائی خواب کو پیش کیا اور اس خواب کو بیان کر کے نتیجہ یہ دیا کہ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔ کہ خود محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اس مدرسہ کے شاگرد ہین۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ ۱۲

جس کے صدقہ مین ہوئے دونوں جہاں جلوہ نما — وہ بڑے بھائی کے مانند ہوں کیسے کھرّے

شپرہ چشم کو کیا مہر عرب سے نسبت — خوب یہ شعر ہے سن عقل کے اندھے کھرّے

آنکھ والا تیرے جلوے کا تماشا دیکھے

دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

بندِ رابع

جہل باری کا بھی قائل ہے نگوڑے کھرّے — تجھ کو کیا ہو گیا او کفر کے کھتیلے کھرّے

ع۶ وہابیہ دیوبندیہ کا پانچواں عقیدہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہیئے۔ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ پریس صفحہ ۶۰ پر لکھتے ہین۔ انسان آپس مین سب بھائی ہین جو بڑا بزرگ ہو۔ وہ بڑا بھائی ہے سو اسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیئے اور مالک سب کا اللہ ہے۔ بزرگی اسی کو چاہیئے اس عبارت کے بعد لکھتے ہین۔ اولیاء انبیاء امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہین وہ سب انسان ہی ہین اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی۔ وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے۔ ہم ان کے چھوٹے ہین۔ اس عبارت خبیثہ مین کیسا صاف کہا کہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام بڑے بھائی ہیں۔ اور ہم چھوٹے بھائی۔ ہم کو ان کی ایسی ہی تعظیم کرنا چاہیئے۔ جیسا چھوٹا بھائی اپنے بڑے بھائی کی تعظیم کرتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

ع۷ وہابیہ دیوبندیہ کا چھٹا عقیدہ کہ اللہ عزوجل کو غیب کا علم نہین۔ مگر اُسے اتنا اختیار ہے کہ جب چاہے غیب کا علم حاصل کرے۔ امام الوہابیہ اسی تقویۃ الایمان صفحہ ۲۳ پر لکھتے ہین۔ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار مین ہو۔ کہ جب چاہے غیب کی بات معلوم کرلے یعنی ابھی اسے غیب کا علم نہیں جب چاہے کر لیجیئے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے کسی ولی و نبی کو جن و فرشتے کو پیر و شہید کو امام و امام زادہ کو۔ بھوت و پری کو۔ اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی کہ جب وہ چاہیں غیب کی بات معلوم کرلیں۔ اس عبارت مین صاف کہہ دیا۔ کہ خدا کو یہ اختیار ہے۔ کہ جب چاہے غیب کی بات معلوم کرلے۔ یعنی ابھی تک اُسے غیب کا علم نہیں۔ جب چاہے معلوم کر سکتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

اشرفعلی تھانوی نے بھی حفظ الایمان مین خدا کے علم غیب کا انکار کیا ہے ۔ ۱۲

معجزے جو کہ رسولوں نے دکھائے کامل ‏— تو بتائے انہیں جادو کے کرشمے کھرے
ہو تصور سے نبی کے ترا کنبہ مشرک ‏— نماز و تصور میں گدھے بیل کے ڈوبے کھرے
یا رسول عربی ذوق سے گر کوئی کہے ‏— تہمت لگاتے ہو اسے شرک کے دھبے کھرے

عـ۷ وہابیہ دیوبندیہ کا ساتواں عقیدہ کہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے معجزوں سے بڑھکر زیادہ کامل اور زیادہ قوی تو جادوگر اپنے جادو اور بھان متی اپنے شعبدے دکھا سکتے ہیں۔ گنگوہی جی فتاوی رشیدیہ حصہ سوم مطبوعہ افضل المطابع مرادآباد صـ۲۳ پر منصب امامت تصنیف اسمٰعیل دہلوی سے نقل کرتے ہیں۔ "بسیار چیزہا است کہ ظہور آں از مقبولین حق از قبیل خرق عادت شمردہ می شود حالانکہ امثال ہماں افعال بلکہ اقوی و اکمل زیاں از ارباب سحر و اصحاب طلسم ممکن الوقوع باشد" یعنی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کا خدا کے مقبول بندوں سے ظاہر ہونا ان کا معجزہ گنا جاتا ہے۔ حالانکہ ویسی ہی بلکہ ان سے زیادہ قوی و کامل باتیں جادوگروں اور شعبدہ بازوں سے ہو سکتی ہیں
والعیاذ باللہ تعالےٰ ۱۲

عـ۸ وہابیہ دیوبندیہ کا آٹھواں عقیدہ کہ نماز میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال لانا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ امام الوہابیہ اپنی صراط مستقیم مطبوعہ قیومی کانپور صـ۸۶ پر لکھتے ہیں "صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است" یعنی نماز میں اپنے پیر اور دوسرے بزرگوں کی طرف اگرچہ جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں خیال لے جانا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا زیادہ برا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

عـ۹ وہابیہ دیوبندیہ کا نواں عقیدہ کہ یا رسول اللہ یا علی یا غوث کہنے والا کسی نبی یا ولی کو پکارنے والا کافر و مشرک ہے۔ اشرف علی تھانوی بہشتی زیور حصہ اول مطبع انتظامی کانپور صـ۵۴ پر لکھتے ہیں۔ کفر اور شرک کی باتوں کا بیان اس عنوان کے ماتحت وہ باتیں گنائی ہیں جو کفر و شرک ہیں اسی میں لکھتے ہیں۔ "کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی" (کفر و شرک ہے) یعنی جو شخص دور سے کسی نبی یا ولی کو پکارے اور یہ سمجھے کہ خدا کے حکم سے ان کو میرے پکارنے کی خبر ہوگئی وہ کافر و مشرک ہے۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

وہ محمد کو کسی شے کا نہ مانیں مختار ‏— کیوں شفاعت سے نہ محروم ہوں سارے کھرے

عـ۱۰ وہابیہ دیوبندیہ کا دسواں عقیدہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی چیز کا اختیار نہیں۔ امام الوہابیہ اسی تقویۃ الایمان صـ۴۱ پر لکھتے ہیں "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔ والعیاذ باللہ ۱۲

عـ۱۱ وہابیہ دیوبندیہ کا گیارہواں عقیدہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شفیع مانے وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے۔ امام الوہابیہ اسی تقویۃ الایمان کے صـ۸ پر لکھتے ہیں، "پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے۔ مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے"۔ اس عبارت میں صاف کہہ دیا۔ کہ جو کسی نبی ولی کو پکارے وہ ابوجہل کے برابر مشرک۔ جو شخص کسی نبی و ولی کی نیاز کرے وہ ابوجہل کے برابر مشرک۔ جو شخص کسی نبی و ولی کو ثواب پہونچانے کی منت مانے۔ وہ ابوجہل کے برابر مشرک۔ جو شخص کسی نبی و ولی کو شفاعت کرنے والا مانے۔ وہ ابوجہل کے برابر مشرک۔

دیکھو! سنی بھائیو! یہ ہے کفر و شرک کی مشین جس نے نہ کالا چھوڑا نہ گورا۔ نہ دبلا چھوڑا نہ موٹا۔ ساری دنیا کے تمام مسلمانوں کو ابوجہل کے برابر مشرک بنا دیا۔ اہل سنت جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کو کافر کہتے ہیں۔ اس پر تو یہ بہت واویلا مچاتے ہیں۔ کہ ہائے ان کی مشین میں کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ ہائے انہوں نے ساری دنیا کو کافر کہہ دیا۔ بے ایمانوں سے کہو۔ کہ اپنے ناپاک گریبانوں میں مونھ ڈالکر دیکھو۔ کہ کون ساری دنیا کو کافر و مشرک بنا رہا ہے۔ اس عبارت سے یہ ثابت ہوا کہ وہابیہ دیوبندیہ شفاعت کے منکر ہیں۔ اور حدیث میں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص میری شفاعت کا انکار کرے گا اس کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

والعیاذ باللہ تعالےٰ ۱۲

کفر بکتے ہیں جو منکر ہیں مونھ پہ ہوگا | اس لئے کھا گئے سب ہند کے کوّے کھرّے
شربت وآب محرم کو تو کہتا ہے حرام | پوریاں ہولی دیوالی کی تو کھائے کھرّے
بے ادب تو کہے میلاد کنہیا کا جنم | اور سنی تری پھپریوں نہ خبر لے کھرّے

۱۲ ۔۔ وہابیہ دیوبندیہ کا بارھواں عقیدہ کہ کالا کوا کھانا ثواب ہے۔ گنگوہی جی کے فتاوی رشیدیہ حصہ دوم مطبوعہ قاسمی پریس دیوبندیہ صـ ۱۶۲ پر ہے۔ مسئلہ جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والوں کو برا کہتے ہوں۔ تو ایسی جگہ اس کو کھانے والے کو کچھ عذاب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب۔ الجواب۔ ثواب ہوگا۔ حالانکہ کوّے کو حدیث میں خبیث فرمایا گیا ہے۔ اور قرآن فرماتا ہے :۔ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ط خبیث چیزیں خبیث لوگوں کے لئے ہیں۔ اور خبیث لوگ خبیث چیزوں کے لئے ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲ ۔

۱۳ ۔ وہابیہ دیوبندیہ کا تیرھواں عقیدہ کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز کا شربت حرام اور ہولی دیوالی کی پوری کچوری حلال۔ فتاوی رشیدیہ حصہ سوم صـ ۱۴۵ پر ہے محرم میں ذکر شہادت حسین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیح ہو۔ یا سبیل لگانا۔ شربت پلانا۔ یا چندہ سبیل و شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔ فتاوی رشیدیہ حصہ دوم صـ ۱۱۹ پر ہے ۔ مسئلہ ہندو تہوار ہولی دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں۔ ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔ الجواب درست ہے۔ فقط والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

۱۴ وہابیہ دیوبندیہ کا چودھواں عقیدہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی نقل کرنا کنہیا کے جنم کے مثل بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔ براہین قاطعہ صـ ۱۴۸ پر ہے یہ ہر روز اعادت ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔ یا مثل روافض کے نقل شہادت اہلبیت ہر سال بناتے ہیں۔ معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا۔ اور خود یہ حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھکر ہوئے۔ وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں۔ ان کے یہاں کوئی قید نہیں۔ جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں۔ سنی بھائیو :۔ دیکھو محفل میلاد شریف کے لئے کیا کیا القاب چھانٹے رہے ہیں۔ کنہیا کے جنم کے مثل بلکہ اس سے بڑھکر۔ روافض کا فعل۔ بلکہ اس سے بڑھکر ۔ ولادت کا سوانگ۔ حرکت قبیحہ قابل ملامت۔ حرام۔ فسق۔ فرضی خرافات ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

بزم میلاد سے اس طرح نکالو شیطاں
پابدست دگرے دست بدست دگراں

بند خامس

کیوں اماموں کی ہیں تقلید سے بھاگے کھرّے | عقل و دین پر ہیں پڑے کفر کے پردے کھرّے
پاگلوں جانوروں کے لئے بھی تو مانے | علم جیسا دیا محبوب کو حق نے کھرّے

۱۵ وہابیہ دیوبندیہ کا پندرھواں عقیدہ کہ تقلید کرنا حرام اور کفر ہے تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان مصنفہ اسمٰعیل دہلوی مترجمہ سلطان خان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۷۶ پر ہے۔ مسلمان کو چاہیئے کہ جبتک مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو تب تک مجتہد کی پیروی اور تقلید نہ کرے اور تحقیق کی فکر میں رہے اور کوشش کرے محض تقلید ہی پر خاطر جمع کرکے نہ بیٹھ رہے پھر جب قرآن و حدیث سے خلاف مجتہد کا ثابت ہو جاوے تو اس کے موافق عمل کرے پھر تقلید حرام ہے۔ اور اسی تذکیر الاخوان صفحہ ۸۸ پر مقلد کے حق میں تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری نہ سمجھنا اس بات کو کفریات میں گنا دیا۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ ۱۲

۱۶ وہابیہ دیوبندیہ کا سولھواں عقیدہ کہ جیسا علم غیب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا علم غیب تو ہر بچہ ہر پاگل ہر جانور ہر چارپایہ کو بھی ہے۔ اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان مطبوعہ مطبع انتظامی بماہ اپریل ۱۹۱۵ء صفحہ ۸ پر ہے۔ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے تھانوی جی نے اس عبارت میں علم غیب کی دو قسمیں کیں کل علم غیب۔ بعض علم غیب۔ ظاہر ہے کہ کل علم غیب صرف اللہ عزوجل ہی کو ہے اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بعض علم غیب ہی رہ گیا اسی کو مونھ بھر کر کہدیا کہ ایسا علم غیب تو ہر بچہ ہر پاگل ہر جانور ہر چارپایہ کو بھی حاصل ہے۔ مسلمانو اپنے آقا و مولیٰ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کو پیش نظر رکھ کر بتاؤ کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اس سے بڑھ کر کوئی گندی گالی ہو سکتی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔ تھانوی جی نے اب نئی حفظ الایمان لکھی جس میں یہ عبارت بدل کر دوسری عبارت لکھی اور نئے کفر بکے اس کا رد رسالہ قہر واحد دیان میں ملاحظہ ہو ۱۲

مرکے مٹی میں ملتا ہے تو شاہ دین کو ۔۔۔ تیری صورت کو لگیں نار کے لوکے تھپڑے
گیارہویں کے ہو تبرک سے ترا دل مردہ ۔۔۔ شوق سے نگلے تو بکروں کے کپورے کھرے
بکتا ہے شان رسالت میں تو کیا چوہڑا چمار ۔۔۔ تیری صورت میں بھرے قہر کے چھلے کھرے

۱۷ وہابیہ دیوبندیہ کا سترھواں عقیدہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے تقویۃ الایمان صفحہ ۶۹ پر ہے کہ قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں حیرہ میں گیا تھا تو ان لوگوں کو اپنے بادشاہ کے لئے سجدہ کرتے دیکھا تو حضور اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم حضور کو سجدہ کریں حضور نے فرمایا اگر تم میری قبر پر گزرو کیا اس کو بھی سجدہ کرو گے عرض کی نہیں فرمایا تو مجھکو بھی سجدہ مت کرو اس حدیث کے بعد لکھا یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ یعنی معاذ اللہ حضور کے فرمانے کا مطلب یہ تھا کہ میں بھی مر کر مٹی میں مل جاؤں گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔۱۲

۱۸ وہابیہ دیوبندیہ کا اٹھارہواں عقیدہ کہ گیارہویں شریف کا کھانا کھانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے اور بکرے کے خصیے کھانا درست ہیں فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۵۵ پر اس قول کے متعلق کہ طَعَامُ الْمَيِّتِ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَطَعَامُ الْمَرِيضِ يُمْرِضُ الْقَلْبَ یعنی مردہ کا کھانا دل کو مردہ کرتا ہے اور بیمار کا کھانا دل کو بیمار کرتا ہے ایک سوال ہے کہ یہ حدیث ہے یا قول **الجواب** یہ قول ہے اور وہم (یعنی گیارہویں شریف) کا طعام بھی ایسا ہے سب صدقہ ہے اور سب کا کھانا موجب اماتت قلب ہے اور فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۵۰ پر ہے سوال گاؤ کی اوجھڑی اور بکرے کے کپورے کھانا درست ہے یا نہیں **الجواب** درست ہیں ناظرین فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد بار اول بماہ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ ملاحظہ فرمائیں ۔کیونکہ اب دیوبندیہ نے جو فتاویٰ رشیدیہ چھپوایا ہے اس میں بکرے کے کپورے کے بدلے بکری کی کھیری لکھدیا ہے ۔مگر اس سے اس کو کیا نفع جو بکرے کے خصیوں کو حلال لکھ کر مر گیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

۱۹ وہابیہ دیوبندیہ کا انیسواں عقیدہ کہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام خدا کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں ۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۶ پر ہے ۔یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے ۔ ہمارے نزدیک تو انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام اللہ کی مخلوقات میں سب سے بڑے مخلوق ہیں ۔اگر وہابیہ دیوبندیہ ان کو سب سے بڑا مخلوق مانتے ہیں تو اس عبارت میں ان کی سخت توہین ہوئی ۔ اور اگر کسی اور کو تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے بڑا کہتے ہیں تو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو اس سے چھوٹا ماننا۔ یہ بھی توہین و کفر ہے ۔اب کانپور میں ولدر خان نے اور دہلی میں عبدالخالق و محمد شفیع نے جو تقویۃ الایمان

کفر ۲۰ کرنے لگے اب ختم رسالت سے بھی ۔۔۔ اور نبوت ۲۱ کے بھی کرنے لگے دعوے کھرے

مختصر کرکے چھپوائی ہے اس میں بہت سی عبارتیں نکال دی ہیں اور بعض بدل دی ہیں۔ اس عبارت کو بھی یوں بدل دیا ہے۔ کہ اللہ کی شان کے برابر نہیں ۔مگر اس سے اس کو کیا نفع جو کفر بک کر اپنے مقر کو پہنچ چکا ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲ ۔

۲۰ وہابیہ دیوبندیہ کا بیسواں عقیدہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سب سے پچھلا نبی ہونا جاہلوں کا خیال ہے قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس مطبوعہ خیرخواہ سرکار پریس سہارنپور صفحہ ۳ پر لکھا عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں ۔مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں اس عبارت میں صاف کہہ دیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سب سے پچھلا نبی ہونا عوام یعنی جاہلوں کا خیال ہے سمجھدار لوگوں کے نزدیک اس میں کچھ فضیلت نہیں ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

وہابیہ دیوبندیہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی نبی پیدا ہو تو بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے میں کچھ خلل نہیں آئے گا تحذیر الناس صفحہ ۲۸ پر ہے اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

۲۱ وہابیہ دیوبندیہ کا اکیسواں عقیدہ کہ اپنے پیر کو نبی و رسول کہنے میں مریدوں کو تسلی ہوتی ہے رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ مطبوعہ امداد المطابع تھانہ بھون صفحہ ۳۵ پر ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص نے خواب میں کئی بار لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھا۔ جب آنکھ کھلی تو بیداری اور ہوش میں درود پڑھا اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی اور دن بھر اس کا یہی حال رہا ۔ یعنی دن بھر یہی کلمۂ کفر بکتا رہا اور عذر یہ کرتا ہے کہ اس کی زبان اس کے قابو میں نہ تھی ۔ وہ تو چاہتا تھا کہ صحیح کلمہ درود پڑھے مگر زبان اس کا کہنا نہیں مانتی تھی ۔گویا زبان اس کے منہ میں ایک علیحدہ ہی بے لگام جانور تھی ۔ جو دن بھر اس کے قبضہ میں نہیں آئی اگر کسی مسلمان پیر کے متعلق یہ واقعہ ہوتا تو وہ اس کا جواب یہی دیتا کہ تجھ پر شیطان مسلط ہے کو دن بھر مجھکو نبی و رسول کہتا رہا اور زبان کی بے اختیاری کا عذر جھوٹا ہے ۔ زبان کا دن بھر قابو میں نہ آنا نہ دیکھا نہ سنا تو کافر مرتد ہوگیا۔ توبہ کر کے نئے سرے سے کلمہ طیبہ پڑھکر مسلمان بن بیوی رکھتا ہو تو اس سے دوبارہ نکاح کر ۔بلکہ اگر یہی واقعہ یوں ہوتا کہ کوئی شخص تھانوی جی کو خواب میں کتہ کہتا اور سور کا بچہ کہتا۔ پھر بیداری میں ہوش کے ساتھ دن بھر اسی طرح کہتا اور یہی عذر کرتا کہ میں تو چاہتا تھا کہ آپ کو حکیم الامۃ اور مجدد الملۃ کہوں مگر کیا کروں کہ میری زبان میرے

اختیار میں نہ تھی - وہ میرا کہنا نہیں مانتی تھی دحسکیم الامۃ مجدد الملۃ کے بدلے کتے کا پلا اور سوئر کا بچہ ہی کہتی رہی تو کبھی تھانوی جی اس کا یہ عذر نہ سنتے - مگر وہاں تو ان کی نبوت چھنی جا رہی تھی - مدینہ طیبہ کی رسالت منتقل ہو کر تھانہ بھون کو آ رہی تھی - لہٰذا یہ جواب لکھا اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے ۲۴ر شوال ۱۳۳۵ھ یہ ہے تھانوی جی کا درپردہ دعوئے رسالت کہ اس واقعہ کو چھاپ کر شائع کیا جاتا ہے - یعنی میرے جس مرید کو میرے متبع سنت ہونے کی طرف سے تسلی نہ کرنا ہو وہ اسی طرح میرے نام کا کلمہ درود پڑھا کرے - والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

ان عقائد سے مجھے سخت ہے نفرت واللہ
میں تو کہدونگی کہ دوزخ کے ہیں کندے گھڑنے

صاف کہتی ہوں کہ میں ہو گئی سنی سجدا
اب یہ ممکن نہیں تو ہاتھ لگائے گھرے

سن کے بیوی کے یہ الفاظ گزرنے لگے شاق
آخرش کہدیا مجھ میں کہ دی میں نے طلاق

بند سادس

باغ ہستی میں عجب رنگ جما سنی کا
ہو گیا عشق کے صدقے میں بھلا سنی کا

جھوٹ کا آج مزا خوب ملا جھوٹے کو
اس سے ثابت ہے کہ سچا ہے خدا سنی کا

جب نبی غوث و ولی اس کے مددگار رہیں
کیوں ہدف پر نہ لگے تیر دعا سنی کا

استعانت یہ کیا کرتے ہیں سرکاروں سے
اسلئے ہوتا ہے ہر وقت بھلا سنی کا

کون گھڑے کی سنے کس سے رکھی ہے اس نے
اولیا سے ہے ہر اک عقدہ کشا سنی کا

آج جامے میں نہیں جامے میں سماتے سنی
نخل امید ہوا آج ہرا سنی کا

آج گھڑے کو کوئی اتنی خبر پہونچا دے
جشن شادی کا ذرا دیکھلے آ سنی کا

ایک شاعر نے جو محفل میں ہوے تھے شامل
پڑھ کے سہرا یہ سنایا تھا بہ شوق کامل

بند سابع

واہ کیا خوب سجا سنی کے سر پہ سہرا
آج پھولا نہ سمائے گا مقرر سہرا

[illegible]
دیکھ کر باندھے ہیں نئے سنی کے سر پہ سہرا

سر پہ سنی کے یہاں باندھا گیا اور وہاں
مارتا تیر ہے گھڑے کے جگر پہ سہرا

گھڑا کہتا ہے کہ سہرا[۲۲] ہے تشبہ بہ ہنود
اس حماقت پہ ہے ہنستا مرا خوشتر سہرا

بہشتی زیور میں لکھا ایک بڑے گھڑے نے
شرک ہے باندھنا پھولوں کا بنا کر سہرا

بیٹی نکلی نہ ہوں اس میں تو تشبہ کیسا
پوچھو گھڑے سے کوئی شرک ہے کیونکر سہرا

سارے گھڑوں کو رہے ذلت و زحمت حاصل
فتح و نصرت کا رہے سنیوں کے سر سہرا

اہلسنت کے بندھیں بخشش رب کے سہرے
حشر میں نار کا ہو گھڑوں کے موکھ پر سہرا

نیز ان مولوی صاحب نے بڑا کام کیا
ایک گھڑی کو جویوں داخل اسلام کیا

۲۲ وہابیہ دیوبندیہ کا بائیسواں عقیدہ کہ سہرا باندھنا ہندوؤں سے تشبہ اور سہرا باندھنے والے سب کافر و مشرک ہیں امام الوہابیہ تذکیر الاخوان صفحہ ۲۷۰ پر لکھتے ہیں بعضی کفر کی رسمیں ہیں کہ لوگوں نے ہندوؤں سے سیکھی ہیں مثلاً کنگنا باندھنا اور سہرا باندھنا اور اسی تذکیر الاخوان صفحہ ۸۶ پر سہرا باندھنا کفر کی باتوں میں گنا دیا ۱۲

۲۳ تھانوی جی نے حصہ اول بہشتی زیور صفحہ ۲۵ پر ایک سرخی قائم کی کفر اور شرک کی باتوں کا بیان اور اسی کے ماتحت وہ باتیں گنائی ہیں جن کا کرنیوالا کافر و مشرک ہے اسی سلسلہ میں صفحہ ۳۵ پر سہرا باندھنا بھی گنا دیا یعنی سہرا باندھنا ہندوؤں سے تشبہ اور کفر و شرک ہے اور سہرا باندھنے والے ہندوؤں سے تشبہ کرنیوالے اور کافر مشرک ہیں - حالانکہ ہندوؤں کے سہرے میں پنّا اور تلکی ضرور ہوتی ہے مسلمانوں کے سہرے میں پھولوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا تو تشبہ کدھر سے آیا اور خوشبو کو محبوب رکھنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کریمہ ہے خود فرماتے ہیں حبب الی من دنیاکم الطیب والنساء اللہ عزوجل نے تمہاری دنیا کی چیزوں میں سے خوشبو کو اور میری ازواج مطہرات کو میرے لئے محبوب بنا دیا ہے - دوسری حدیث میں ہے لا یرد الطیب فانہ خفیف المحمل یعنی خوشبو واپس کی جائے کیونکہ اس کی گرانی بہت ہلکی ہوتی ہے شادی کے دن ہر خاص و عام کی نگاہیں دولہا دولہن کے چہرے پر پڑتی ہیں اور نظر کی تاثیر حق ہے اس سے بچانے کے لئے اگر خوشبو پھولوں کا نقاب بنا کر دولہا دولہن کے چہروں پر ڈالا جائے تو شرک و کفر کدھر سے منھ پھیلا کر دوڑ پڑا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم - مسلمان بھائیو! دیکھو یہ ہے کفر و شرک کی مشین جس میں روزانہ کفر شرک ہی ڈھلا کرتا ہے - جس قدر مسلمانوں کی شادیوں میں سہرے بندھے اور جتنے مسلمان اس پر راضی رہے سب کو ایک ساتھ کافر مشرک بنا ڈالا والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ طالب بہ رب القوی نے یہ جواب حسب مبارکہ ۲۷ رجب الاول ۱۳۴۸ھ کو فراغت پائی - والحمد للہ الحمد

ذات بے عیب کو یہ عیب لگایا تم نے ــ آخر ش لکھ ہی دیئے کذب کے فتوے کھرے
مصطفیٰ حاضر و ناظر ہیں مگر تم یہ کہو ــ دیکھ سکتے نہیں دیوار کے پیچھے کھڑے
نص قطعی سے تو ثابت کرے علم شیطان ــ اور محبوب خدا کچھ بھی نہ جانے کھڑے
جن کو اللہ نے ہر شے کا بنایا عالم ــ اپنے ملّون سے انھیں اردو پڑھائے کھڑے

عہ وہابیہ دیوبندیہ کا دوسرا عقیدہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ خلیل احمد انبیٹھی و گنگوہی جی براہین قاطعہ مطبوعہ بلالی پریس سلاڈھورہ صفحہ ۵۱ پر لکھتے ہیں۔ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں حالانکہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو روایت نہ کیا۔ بلکہ اس روایت کو نقل کرکے اس کا رد کر دیا کہ یہ قول مردود ہے اور اسکی کوئی اصل نہیں اور اسکی روایت صحیح نہیں افسوس فضل مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مٹانے کے لئے یہ گستاخ کیسے ہیں کہ مردود کو دلیل بنائیں اور رد کو مضم کر جائیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

عہ وہابیہ دیوبندیہ کا تیسرا عقیدہ کہ شیطان کا علم معاذ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ گنگوہی جی و انبیٹھی جی اسی براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۱ پر لکھتے ہیں شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے اس عبارت میں صاف صاف کہدیا کہ شیطان کے لیے تو تمام روئے زمین کا علم نص سے ثابت ہے یعنی قرآن و حدیث سے اس کا ثبوت ہے مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اسقدر وسیع علم کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں بلکہ اس کا ماننے والا مشرک ہے جس میں ایمان کا کچھ بھی حصہ نہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

عہ وہابیہ دیوبندیہ کا چوتھا عقیدہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ اردو زبان میں دیوبندی ملاؤں کے شاگرد ہیں گنگوہی جی و انبیٹھی جی اس براہین قاطعہ کے صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہیں۔ مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھکر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھکر پوچھا کہ آپکو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا۔ کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ۔ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔ خواب گھڑ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دیوبندی ملاؤں سے اردو سیکھنے کا افترا کر دیا۔ پھر یہی نہیں کہ اس خواب ملعون کو خواب کے درجہ میں رکھا ہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مدرسہ دیوبند کی فضیلت کا دعویٰ کیا۔ اور دلیل میں اس افترائی خواب کو پیش کیا اور اس خواب کو بیان کرکے نتیجہ یہ دیا کہ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مدرسہ کے شاگرد ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

لیکن اترے گا نہ قرآن گلوں سے نیچے ــ ابھی گھبرا نہیں باقی ہے حکایت تیری
نکلیں گے دین سے یوں جیسے نشانہ سے تیر ــ آج اس تیر کی تنخیر ہے سنگت تیری
اپنی حالت کو حدیثوں سے مطابق کرلے ــ آپ کھل جائے گی پھر تجھ پہ خباثت تیری
چھوڑ کر ذکر ترا اب ہے خطاب اپنوں سے ــ کہ ہے لبغوض مجھے دل سے حکایت تیری
میرے پیارے میرے اپنے میرے سُنّی بھائی ــ آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تیری
تجھ سے جو کہتا ہوں تو دل سے سن اور انصاف بھی کر ــ کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری
گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب ــ غصہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری
گالیں دیں انھیں شیطان لعین کے پیرو ــ جن کے صدقہ میں ہے ہر دولت نعمت تیری
جو تجھے پیار کریں جو تجھے اپنا فرمائیں ــ جن کے دل کو کرے بے چین اذیت تیری
جو ترے واسطے تکلیفیں اٹھائیں کیا کیا ــ اپنے آرام سے پیاری جنھیں راحت تیری
جاگ کر راتیں عبادت میں جنھوں نے کاٹیں ــ کس لئے اسلئے کٹ جائے مصیبت تیری
حشر کا دن نہیں جس روز کسی کا کوئی ــ اس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری
ان کے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے ــ شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری
تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ ان سے ــ جوش میں آئی جو اس درجہ حرارت تیری
ان کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن ــ وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری
ان کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں ــ دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری
بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی ــ ان سے عشق ان کے عدو سے ہو عداوت تیری

اہل سنّت کا عمل تیری غزل پہ ہو حسن
جب میں جانوں ٹھکانے لگی محنت میری

پس دین و ایمان کی سلامتی اسی میں ہے جنھوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی توہینیں کی ہیں ان کو اپنا دشمن جانو

ان کے ساتھ دوستی میل جول نشست و برخاست

سلام و کلام کو حرام سمجھو اور انکی کتابوں کو کفری زہر جانو

کتب وھابیہ۔ دیوبندیہ مثلاً تقویۃ الایمان —

نصیحۃ المسلمین۔ صحیح کا ستارہ۔ صراط مستقیم

براہین قاطعہ۔ فتاوی میلاد و عرس۔ حفظ الایمان صلاح الرسوم

بہشتی زیور۔ تحذیر الناس۔ فتاوی رشیدیہ یم۔ سلام

اور علاوہ ان کے جو رسالے اور کتابیں دیوبندیہ کے مریدین یا

معتقدین کی تصانیف سے ہوں ان کو نہ خود پڑھو نہ بچوں اور

عورتوں کو پڑھاؤ بلکہ دوسروں کو بھی ان سے نفرت دلاؤ

اور معتبر کتابیں مثلاً بہار شریف احکام شریعت تمہید ایمان

انوار ساطعہ نصرۃ الواعظین اور دیگر علماء اہلسنت

کی تصنیفات مقدسہ خصوصاً مصنفات اعلیٰ

حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت حامی شریعت

جناب مولوی مولانا حافظ قاری مفتی حاجی

شاہ عبد المصطفےٰ محمد احمد رضا خان صاحب فاضل

بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطالعہ کرو اور

دوسروں کو پڑھاؤ مولیٰ تعالیٰ اجل

وعلیٰ بطفیل اپنے حبیب کریم علیہ

الصلاۃ والتسلیم کے برادران

اسلام کو وہابیہ دیوبندیہ

اور نیز تمام بدمذہبوں

کے شر سے

محفوظ

رکھے

آمین عبد الحمید قادری غفرلہٗ

یہ ایک مزیدار نظم ہے جسمیں اعدائے دین سے رزم ہے
اہلسنت کے لیے پُرسرور بزم ہے
مسمّٰی بنامِ تاریخی

اَبلقِ مُناظِرہ

۱۳ ھ ۳۹

معروف بہ

کھڑاکھڑی کا مُباحثہ

مُصنّفہ

جنابِ نیّر صاحب بڑودوی دام فیضہم

جس میں کھرّوں کے مذہبِ نامہذب کی بعض ضلالات و کفریات کا ایک کھرّی کی
زبان سے ہُوبہُو تصویر کھینچ کر اُن کی خباثت و شناعت پر مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے

مع شرح مسمّٰی باسمِ تاریخی

کاشفِ ضلالِ دیوبندی

۱۳۴۸ھ

شارح

اسد الملت و صاف الجبیب جناب مولانا مولوی حافظ قاری ابوالظفر محب الرضا
محمد محبوب علی خاں صاحب برکاتی رضوی فاضل حزب الاحناف ہند لاہور مقیم بہار

نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی کچا رشید روڈ بلال گنج لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ط

بند اوّل

ایک قصبہ میں رہا کرتے تھے کُھرّا کُھرّی
عمر کُھرّے کی ہوئی تھی کوئی نوّے سالہ
مُنہ میں ایک دانت نہ تھا سر پہ کوئی بال نہ تھا
تھی کمر مثلِ کماں، رُخ تھا سیہ، ریش سفید
دولتِ حُسن کا مالک تھا سیہ رُو بڈھا
گھر میں کھانے کو نہ مطلق تھا بجُز بغض و حسد
جُھرّیاں کھال پہ پیدا تھیں بدن میں رعشہ
ناف تک ریش تھی جیسے کسی برگد کی جٹا

کُھرّا بد شکل تھا، تھی حُسن میں یکتا کُھرّی
اور ہوئی تھی ابھی بالغ یہ حسینہ کُھرّی
رہتی خدمت میں تھی ہر دم لئے جوتا کُھرّی
کھائے شوہر پہ نہ کیوں باپ کا دھوکا کُھرّی
پہلوئے ابر میں تھی چاند کا ٹکڑا کُھرّی
اِس لئے روز ہی رکھتی تھی وہ روزہ کُھرّی
باپ کہتی اُسے شیخ نجدی کا کُھرّی
روز پھبتی یہ سُناتی تھی ظریفہ کُھرّی

پہلوئے حُور میں لنگور خدا کی قدرت
زاغ کی چونچ میں انگور خدا کی قدرت

بند ثانی

ایک سُنّی پہ کہیں ہوگئی شیدا کُھرّی — یعنی مجنوں یہ ہوئے، وہ ہُوئی لیلےٰ کُھرّی
ان کی آنکھیں بھی دریچہ پہ لگی رہتی تھیں — اور وہ خود بھی اٹھا دیتی تھی پردہ کُھرّی
اک زمانہ اسی انداز سے گذرا ان پر — وصلِ محبوب کی رکھتی تھی تمنّا کُھرّی

[1] کُھرّا یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی محبت والفت سے کورا، مراد اس سے دیوبندی وہابی مرد کُھرّی سے مراد دیوبندی وہابی عورت۔

اور وہ سُنّی بھی تھے شمشیرِ محبت کے شہید — چاہتے تھے کسی صورت سے ہو زوجہ کُھرّی
ایک تھے مولوی صاحب جو پڑوسی اُس کے — اُن سے جاکر ہُوئی تعویذ کی جویا کُھرّی
گڑگڑا کر عملِ حُبّ کی طلب گار ہُوئی — چاہتی تھی یہ مجھے چھوڑ دے بُڈھا کُھرّی
سوچ کر مولوی صاحب نے جواب اُس کو دیا — تُو جو سُنّی ہو، تو مِٹ جائے یہ جھگڑا کُھرّی
اہلسنّت کے عقائد جو سُنائے گی اُسے — تنگ آکر وہ تجھے چھوڑ ہی دے گا کُھرّی

موت کا اور وہابی کے لئے تیر نہیں
اِس سے آزادی کی بہتر کوئی تدبیر نہیں

بند ثالث

کُھرّی گھر جاکے لگی کہنے کہ سُن رے کُھرّے — چند شبہات ہیں کر اُن کے کُھلاصے کُھرّے
خالقِ کون[1] ومکاں، قادر و قیّوم و غنی — ایسے وصفوں پہ خدا جھوٹ بھی بولے کُھرّے

[1] وہابیہ دیوبندیہ کا پہلا عقیدہ کہ خدائے پاک معاذ اللہ جھوٹا ہے۔ رشید احمد گنگوہی سے استفتا کیا گیا کہ "ایک شخص نے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کذب باری کا قائل نہیں ہوں، یہ قائل مسلمان ہے یا کافر؟ گنگوہی جی نے فتوےٰ دیا کہ اُس کو کافر، بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیئے۔ وقوع کذب کے معنے درست ہوگئے اُس کو کوئی کلمہ سخت نہ کہنا چاہیئے، تضلیل وتفسیق و مامون کرنا چاہیئے" یعنے جو شخص یوں کہے کہ خدا جھوٹا ہے اُس کو کافر بلکہ گمراہ بلکہ بدعتی بلکہ فاسق بھی نہ کہو یہ بات درست ہے کہ خدا سے کذب واقع ہو لیا دیکھو فتوائے گنگوہی کا فوٹو) مرتضےٰ حسن در بھنگی نے اپنے رسالہ ملعونہ اسکات المعتدی مطبوعہ عمدۃ المطابع لکھنؤ صـ۲ پر سوالات ۵۲، ۵۳، ۵۴ میں اکابر اشاعرہ کو بھی وقوع کذب باری کا قائل بنا کر پوچھا ہے کہ وہ کافر ہوئے یا نہیں یعنی اگر گنگوہی جی وقوع کذب باری کے قائل ہوکر کافر ہوگئے تو اکابر اشاعرہ بھی اس کے قائل ہیں اُن کو بھی کافر کہو اور اگر وہ کافر نہیں تو گنگوہی جی کیوں کافر ہیں۔ گنگوہی جی کے کفر کو اسلام بنانے کے لئے اکابر اشاعرہ پر کفر ملعون کا افترا جڑ دیا، العیاذ باللہ ۱۲

ذات بے عیب کو یہ عیب لگایا تُم نے — آخرش لکھ ہی دیئے کذب کے فتوے گھڑے

مصطفیٰ[1] حاضر و ناظر ہیں، مگر تُم یہ کہو — دیکھ سکتے نہیں دیوار کے پیچھے کھڑے

نص قطعی[2] سے تو ثابت کرے علم شیطاں — اور محبوبِ خدا کچھ بھی نہ جانے کھڑے

[1] وہابیہ دیوبندیہ کا دوسرا عقیدہ یہ کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں خلیل احمد انبیٹھی و گنگوہی جی براہین قاطعہ مطبوعہ ہلالی پریس ساڈھورہ ص۵۱ پر لکھتے ہیں۔ "شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔" حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے اس کو روایت نہ کیا، بلکہ اس روایت کو نقل کرکے اس کا رد کر دیا کہ یہ قول مردود ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں اور اس کی روایت صحیح نہیں، افسوس فضل مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مٹانے کے لئے یہ کوتک ہیں کہ مردود کو دلیل بنائیں اور رد کو ہضم کر جائیں۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ ۱۲

[2] وہابیہ دیوبندیہ کا تیسرا عقیدہ کہ شیطان کا علم معاذ اللہ محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ گنگوہی جی و انبیٹھی جی اسی براہین قاطعہ کے ص۵۱ پر لکھتے ہیں"۔ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔" اس عبارت میں صاف صاف کہہ دیا کہ شیطان کے لئے تو تمام روئے زمین کا علم نص سے ثابت ہے۔ یعنی قرآن و حدیث سے اس کا ثبوت ہے۔ مگر حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے لئے اس قدر وسیع علم کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں بلکہ اس کا ماننے والا مشرک ہے۔ جس میں ایمان کا کچھ بھی حصہ نہیں، والعیاذ باللہ تعالےٰ ۱۲

جس کو اللہ نے ہر شے[1] کا بنایا عالم — اپنے مُلّوں سے اُنہیں اُردو پڑھائے کھڑے

جس[2] کے صدقے میں ہوئے دونوں جہاں جلوہ نما — وہ بڑے بھائی کے مانند ہوں کیسے کھڑے

[1] وہابیہ دیوبندیہ کا چوتھا عقیدہ کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم معاذ اللہ اردو زبان میں دیوبندی کے شاگرد ہیں۔ گنگوہی جی و انبیٹھی جی اسی براہین قاطعہ کے ص۲۶ پر لکھتے ہیں "مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلماتِ ضلالت سے نکالا۔ یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخرِ عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اُردو کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی؟ آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسۂ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی، سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہُوا۔" خواب گھڑ کر حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر دیوبندی مُلّوں سے اُردو سیکھنے کا افتراء کر دیا۔ پھر یہی نہیں کہ اس خواب ملعون کو خواب کے درجہ میں رکھا ہو بلکہ اللہ کے نزدیک مدرسہ دیوبند کی افضلیت کا دعوےٰ کیا اور دلیل میں اس افترائی خواب کو پیش کیا اور اس خواب کو بیان کرکے نتیجہ یہ دیا کہ "سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسے کا معلوم ہوا" کہ خود محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مدرسہ کے شاگرد ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

[2] وہابیہ دیوبندیہ کا پانچواں عقیدہ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہیئے۔ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ پریس ص۶۸ پر لکھتے ہیں "انسان آپس میں سب بھائی ہیں، جو بڑا بزرگ ہو، وہ بڑا بھائی ہے، اُس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے، اور مالک سب کا اللہ ہے، بندگی اُس کو چاہیئے۔" اس عبارت کے بعد لکھتے ہیں "اولیاء انبیاء، امام زادہ، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں، اور بندے عاجز اور ہمارے

بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶ پر

شپرہ چشم کو کیا مہرِ عرب سے نسبت　　خُوب یہ شعر ہے سُن عقل کے اندھے کھرّے

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

بند رابع

جہل[۱] باری کا بھی قائل ہے نگوڑے کُھرّے　　تجھ کو کیا ہو گیا او کفر کے نِھلے کھرّے
معجزے[۲] جو کہ رسولوں نے دکھائے کامل　　تُو بتائے انہیں جادُو کے کرشمے کھرّے

پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ بھائی، مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے، ہم کو ان کی فرماں برداری کا حکم ہے۔ ہم اُن کے چھوٹے بھائی ہیں" اس عبارت خبیثہ میں کیسا صاف کہا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بڑے بھائی ہیں اور ہم چھوٹے بھائی، ہم کو اُن کی ایسی تعظیم کرنی چاہیئے جیسے چھوٹا بھائی اپنے بڑے بھائی کی تعظیم کرتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ ۱۲

[۱] وہابیہ دیوبندیہ کا چھٹا عقیدہ کہ اللہ عزوجل کو غیب کا علم نہیں۔ مگر اُسے اتنا اختیار ہے کہ جب چاہے غیب کا علم حاصل کر لے۔ امام الوہابیہ اسی تقویۃ الایمان کے ص۲۳ پر لکھتے ہیں "غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے کسی ولی و نبی کو، جن و فرشتے کو، پیر و شہید کو، امام و امام زادے کو، بھوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی کہ جب وہ چاہیں غیب کی بات معلوم کر لیں" اس عبارت میں صاف کہہ دیا کہ خدا کو یہ اختیار ہے کہ جب چاہے غیب کی بات معلوم کر لے۔ یعنی ابھی تک اُسے غیب کا علم نہیں۔ جب چاہے معلوم کر سکتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اشرف علی تھانوی نے بھی حفظ الایمان میں خدا کے علم غیب کا انکار کیا ہے۔ ۱۲

[۲] وہابیہ دیوبندیہ کا ساتواں عقیدہ کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے معجزوں سے بڑھ کر زیادہ کامل اور

ہو تصوّر[۱] سے نبی کے ترا کُنبہ مُشرک　　او تصوّر میں گدھے بَیل کے ڈُوبے کُھرّے
یا رسُول عربی! ذوق سے گر کوئی کہے　　تم بتاتے ہو اُسے شرک کے دھبّے کُھرّے

وہ[۲] محمد کو کسی شے کا نہ مانیں مختار
کیوں شفاعت[۳] سے نہ محروم ہوں سارے کُھرّے

بقیہ صفحہ نمبر ٦
زیادہ قوی تو جادوگر اور بھان متی اپنے شعبدے دکھا سکتے ہیں۔ گنگوہی جی فتاوی رشیدیہ حصہ سوم مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد ص۲۲ پر منصب امامت تصنیف اسمٰعیل دہلوی سے نقل کرتے ہیں۔ "بسیا چیز است کہ ظہور آں از مقبولین حق از قبیل خرق عادت شمرون مے شود حالانکہ امثال ہمہ افعال بلکہ اقوی و اکمل ازاں از ارباب سحر و اصحابِ طلسم ممکن الوقوع باشد" یعنی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کا خدا کے مقبول بندوں سے ظاہر ہونا اُن کا معجزہ گنا جاتا ہے۔ حالانکہ ویسی ہی بلکہ ان سے زیادہ قوی و کامل باتیں جادوگروں اور شعبدہ بازوں سے ہو سکتی ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲۔

[۱] وہابیہ دیوبندیہ کا آٹھواں عقیدہ کہ نماز میں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال لانا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ امام الوہابیہ اپنی صراط مستقیم مطبوعہ قیومی پریس کانپور ص۸۶ پر لکھتے ہیں "صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتب بدتر از استغراق در صورت گاؤ خود است" یعنی نماز میں اپنے پیر اور دوسرے بزرگوں کی طرف اگرچہ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم ہوں خیال لے جانا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا زیادہ بُرا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ ۱۲

[۲] وہابیہ دیوبندیہ کا نواں[۹] عقیدہ کہ یا رسول اللہ! یا علی! یا غوث کہنے والا کسی نبی یا ولی کو پکارنے والا کافر مشرک ہے۔ اشرف علی تھانوی بہشتی زیور حصہ اول مطبع نظامی کانپور کے ص۳۵ پر لکھتے ہیں: "کفر اور شرک کی باتوں کا بیان" اس عنوان کے ماتحت وہ باتیں گنائی ہیں جو کفر و شرک ہیں۔ اسی میں لکھتے ہیں "کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی کفر و شرک ہے۔ یعنی جو شخص دُور سے کسی نبی یا ولی کو

پکارے اور یہ سمجھے کہ خدا کے حکم سے اُن کو میرے پکارنے کی خبر ہوگئی۔ وہ کافر و مشرک ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲۔ عہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۱۲

۲؎ وہابیہ دیوبندیہ کا دسواں عقیدہ کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی چیز کا اختیار نہیں۔ امام الوہابیہ اسی تقویۃ الایمان صک۴۷ پر لکھتے ہیں" جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ والعیاذ باللہ ۱۲

۳؎ وہابیہ دیوبندیہ کا گیارہواں عقیدہ۔ جو شخص حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شفیع مانے وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے۔ امام الوہابیہ اُسی تقویۃ الایمان کے صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں۔" پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے، بلکہ اسی کا مخلوق اور اُسی کا بندہ سمجھتے تھے۔ مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اُن کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا ہی اُن کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اُس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے۔ سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے"۔ اس عبارت میں صاف کہہ دیا کہ جو کسی نبی، ولی کو پکارے وہ ابوجہل کے برابر مشرک۔ جو شخص کسی نبی و ولی کی نیاز کرے وہ ابوجہل کے برابر مشرک۔ جو شخص کسی نبی و ولی کو ثواب پہنچانے کی منت مانے وہ ابوجہل کے برابر مشرک۔ جو شخص کسی نبی ولی کو شفاعت کرنے والا مانے وہ ابوجہل کے برابر مشرک۔"

دیکھو! سُنّی بھائیو! یہ ہے کفر و شرک کی مشین، جس نے نہ کالا چھوڑا، نہ گورا، نہ دُبلا چھوڑا، نہ موٹا، ساری دنیا کے مسلمانوں کو ابوجہل کے برابر مشرک بنا دیا اور اہل سُنّت جو حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کو کافر کہتے ہیں، اُس پر آنسو بہاتے، واویلا مچاتے ہیں کہ ہائے ان کی مشین میں کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ ہائے ہائے ساری دنیا کو کافر کہدیا، بے ایمانوں سے کہو کہ اپنے ناپاک گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھو کہ کون ساری دنیا کو کافر و مشرک بنا رہا ہے۔ اس عبارت سے یہ ثابت ہوا کہ وہابیہ دیوبندیہ شفاعت کے منکر ہیں اور حدیث میں ہے۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص میری شفاعت کا انکار کرے گا، اس کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔ والعیاذ باللہ تعالے ۱۲

کفر بکتے ہوئے سُن کر جو کہیں مُنہ پہ ہگا — اس لئے کھا گئے سب ہند کے کوّے کھرّے
شربت واںؔ محرّم کو تو کہتا ہے حرام — پُوریاں ہولی، دیوالی کی تُو کھائے کھرّے
بے ادب تو کہے میلادؔ کنہیا کا جنم — اور سُنّی تری پھریوں نہ خبر لے کھرّے

۱؎ وہابیہ دیوبندیہ کا بارھواں عقیدہ کہ کالا کوّا کھانا ثواب ہے۔ گنگوہی جی کے فتاویٰ رشیدیہ حصّہ دوم مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند ص۱۲۲ پر ہے" مسئلہ جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والوں کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوّا کھانے والے کو کچھ عذاب ہوگا یا نہ، ثواب ہوگا نہ عذاب الجواب ثواب ہوگا۔" حالانکہ کوّے کو حدیث میں خبیث فرمایا گیا ہے اور قرآن فرماتا ہے۔ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ خبیث چیزیں خبیث لوگوں کے لئے ہیں اور خبیث لوگ خبیث چیزوں کے لئے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

۲؎ وہابیہ دیوبندیہ کا تیرھواں عقیدہ کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز کا شربت حرام، اور ہولی، دیوالی کی پوری کچوری حلال، فتاوے رشیدیہ حصّہ سوم صفحہ ۱۴۵ پر ہے" محرّم میں ذکرِ شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو، یا سبیل لگانا، شربت پلانا، یا چندہ سبیل یا شربت میں دینا، یا دُودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں"۔ فتاویٰ رشیدیہ حصّہ دوم صفحہ ۱۱۹ پر ہے" مسئلہ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے اُستاذ یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں، ان چیزوں کا لینا اور کھانا اُستاذ و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟ الجواب درست ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

۳؎ وہابیہ دیوبندیہ کا چودھواں عقیدہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے میلاد شریف کی نقل کرنا کنہیا کے جنم کے مثل بلکہ اس سے بھی بدتر ہے، براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۸ پر ہے۔" یہ ہر روز اعادت ولادت کا تو مثل ہنود ہے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں، یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر سال بناتے ہیں۔ معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا، اور خود یہ حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اُس قوم سے بڑھ کر ہوئے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں، ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں، جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں۔" سُنّی بھائیو! دیکھو محفل میلاد شریف کے لئے کیا کیا القاب چھانٹ رہے ہیں۔ کنہیا کے جنم کے مثل بلکہ اُس سے بڑھ کر روافض کا فعل، بلکہ اُن سے بڑھ کر، ولادت کا سوانگ، حرکت قبیحہ، قابل ملامت، حرام، فسق، فرضی خرافات، والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

بزمِ میلاد سے اس طرح نکالو شیطاں
یا بدستِ دگرے دست بدستِ دگراں

بند خامس

کیوں اماموںؒ کی ہیں تقلید سے بھاگے گھرّے — عقل و دیں پر ہیں پڑے کفر کے پردے گھرّے
پاگلوں جانوروں کے لئے بھی تو مانا[۱] نے — علم جیسا دیا محبوب کو حق نے گھرّے

۱؎ وہابیہ دیوبندیہ کا پندرھواں عقیدہ، کہ تقلید کرنا حرام اور کفر ہے۔ تذکیر الاخوان بقیۂ تقویۃ الایمان مصنفہ اسمٰعیل دہلوی مترجمہ سلطان خاں مطبوعہ مرکنٹائیل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۲۱۲ پر ہے۔ "مسلمان کو چاہیئے کہ جب تک مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو تب تک مجتہد کی پیروی اور تقلید نہ کرے اور تحقیق کی فکر میں رہے اور کوشش کرے محض تقلید ہی پر خاطر جمع کرکے نہ بیٹھ رہے پھر جب قرآن و حدیث سے خلاف مجتہد کا ثابت ہو جائے تو اس کے موافق عمل کرے پھر تقلید حرام ہے۔" اور اور اسی تذکرۃ الاخوان ص۸۸ پر مقلد کے حق میں تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری نہ سمجھنا" اس بات کو کفریات میں گنا دیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ۱۲

۲؎ وہابیہ دیوبندیہ کا سولہواں عقیدہ کہ جیسا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے۔ ایسا تو ہر بچہ، ہر پاگل، ہر جانور، ہر چوپایہ کو بھی ہے۔ اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان مطبوع مطبع انتظامی بماہ اپریل ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۸ پر ہے۔ "آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔" تھانوی جی نے اس عبارت میں علم غیب کی دو قسمیں کی ہیں۔ کُل علم غیب[۱] بعض علم غیب[۲]۔ ظاہر ہے کہ کُل علم غیب تو صرف اللہ عزوجل

مر کے مٹی[۱] میں ملاتا ہے تو شاہِ دیں کو — تیری صورت کو لگیں نار کے لُو کے گھرّے
گیارھویں[۲] کے ہو تبرک سے ترا دل مُردہ — شوق سے نگلے تو بکروں کے کپُورے گھرّے
بکتا ہے شانِ[۳] رسالت میں تو کیا چُومڑا چمار — تیری صورت پہ پھریں قہر کے جھلسے گھرّے

کو ہی ہے، اب حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بعض علم غیب ہی رہ گیا۔ اسی کو منہ بھر کر کہہ دیا کہ ایسا علم غیب تو ہر بچہ ہر پاگل، ہر جانور ہر چوپایہ کو بھی حاصل ہے مسلمانو! اپنے آقا و مولیٰ حضور محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کو پیشِ نظر رکھ کر بتاؤ کیا حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اس سے بڑھ کر گندی گالی ہو سکتی ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ تھانوی جی نے اب حفظ الایمان لکھی جس میں یہ عبارت بدل کر دوسری عبارت لکھی اور نئے نئے کفر بکے" اس کا رَد رسالہ قہر واجد دیان ملاحظہ ہو۔ ۱۲

۱؎ وہابیہ دیوبندیہ کا سترھواں عقیدہ کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے تقویۃ الایمان صفحہ ۶۹ پر ہے کہ قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں حِیرہ میں گیا، تو اُن لوگوں کو میں نے اپنے بادشاہ کو سجدہ کرتے دیکھا تو حضور اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم حضور کو سجدہ کریں حضور نے فرمایا اگر تم میری قبر پر گذرو کیا اُس کو بھی سجدہ کرو گے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو مجھ کو بھی سجدہ مت کرو، اس حدیث کے بعد لکھا" یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ یعنی معاذ اللہ حضور کے فرمانے کا مطلب یہ تھا؟ کہ میں بھی مر کر مٹی میں مل جاؤں گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

۲؎ وہابیہ دیوبندیہ کا اٹھارھواں عقیدہ، کہ گیارھویں شریف کا کھانا کھانے سے دل مُردہ ہو جاتا ہے، اور بکرے کے خصیئے کھانا درست ہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۵۵ پر اس قول کے متعلق، "طَعَامُ الْمَيِّتِ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَطَعَامُ الْمَرِيْضِ يُمَرِّضُ

الْقَلْبَ یعنی مُردہ کا کھانا دل کو مردہ کرتا ہے اور بیمار کا کھانا دل کو بیمار کرتا ہے ۔ ایک سوال ہے کہ یہ حدیث ہے یا قول ۔ الجواب ۔ یہ قول ہے ، اور یازدہم یعنی گیارہویں شریف کا کھانا بھی ایسا ہی ہے ۔ سب صدقہ ہے اور سب کا کھانا موجب اماتت قلب ہے ۔" فتاوٰے رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۵۰ پر ہے ۔ سوال ؟ گاؤ کی اوجھڑی اور بکرے کے کپورے کھانا درست ہے یا نہیں ؟ الجواب درست ہیں ۔ ناظرین فتاوٰی رشیدیہ حصہ سوم مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد بار اول بماہ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ ملاحظہ فرمائیں ، کیونکہ اب دیوبندیہ نے جو فتاوٰی رشیدیہ چھپایا ہے ۔ اُس میں بکرے کے کپورے کی بجائے بکری کی کھیری لکھ دیا ہے مگر اس سے اس کو کیا نفع جو بکرے کے خصیوں کو حلال لکھ کر مر گیا ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

۳ ؎ وہابیہ دیوبندیہ کا انیسواں عقیدہ کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام خدا کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں ۔ تقویۃ الایمان کے صفحہ ۱۶ پر ہے " یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے " ۔ ہمارے نزدیک تو انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ کی مخلوقات میں سب سے بڑی مخلوق ہیں ۔ اگر وہابیہ دیوبندیہ بھی اُن کو سب سے بڑا مخلوق مانتے ہیں تو اس عبارت میں ان کی سخت توہین ہوئی اور اگر کسی اور کو تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بڑا کہتے ہیں تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اس سے چھوٹا مانا ، یہ بھی توہین و کفر ہے ۔ اب کانپور میں دلدار خاں نے دہلی میں عبدالخالق و محمد شفیع نے جو تقویۃ الایمان مختصر کر کے چھپائی ہے اس میں سے بہت کفری عبارتیں نکال دی ہیں اور بعض بدل دی ہیں اس کو یوں بدلا ہے کہ اللہ کی شان کے برابر نہیں ۔ مگر اس سے اس کو کیا فائدہ جو کفر بک کر اپنے مقر کو پہنچ چکا ۔ والعیاذ باللہ تعالٰے ۱۲

کفر کرنے لگے اب ؎ ختم رسالت سے بھی
اور نبوت ؎ کے بھی کرنے لگے دعوے کھرے

ان عقائد سے مجھے سخت ہے نفرت واللہ
مَیں تو کہہ دوں گی کہ دوزخ کے ہیں کندے کھرے

صاف کہتی ہوں کہ میں ہو گئی سُنّی بخدا
اب یہ ممکن نہیں تو ہاتھ لگائے کھرے

سُن کے بیوی کے یہ الفاظ گزرنے لگے شاق
آخرش کہہ دیا مجمع میں کہ دی مَیں نے طلاق

۱ ؎ وہابیہ دیوبندیہ کا بیسواں عقیدہ کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے پچھلا نبی ہونا جاہلوں کا خیال ہے ۔ قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس مطبوعہ خیر خواہ سرکار پریس سہارنپور ص۳ پر لکھا : " عوام کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں " ۔ اس عبارت میں صاف کہدیا کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے پچھلا نبی ہونا عوام جاہلوں کا خیال ہے سمجھدار لوگوں کے نزدیک اسمیں کچھ فضیلت نہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔ وہابیہ دیوبندیہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اگر کوئی نبی پیدا ہو تو بھی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے میں کچھ خلل نہیں آئے گا ۔ تحذیر الناس ص۲۵ پر ہے اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲ ۔ ۲ ؎ وہابیہ دیوبندیہ کا اکیسواں عقیدہ کہ اپنے پیر کو نبی و رسول کہنے میں مریدوں کو تسلی ہوتی ہے ۔ پرچہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ مطبوعہ امداد المطابع تھانہ بھون ص۳۵ پر ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص نے خواب میں کئی بار لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھا ۔ جب آنکھ کھلی تو بیداری اور ہوش میں درود پڑھا اللّٰھم صلّ علٰے سیّدنا ونبینا ومولٰنا اشرف علی اور دن بھر اس کا یہی حال رہا یعنی دن بھر یہی کلمہ کفریہ بکتا رہا اور عذر یہ کرتا ہے کہ اس کی زبان اسکے قابو میں نہ تھی وہ تو چاہتا تھا کہ صحیح کلمہ درود پڑھے مگر زبان اُس کا کہنا نہیں مانتی تھی گویا زبان اس کے منہ میں ایک علیحدہ ہی بے لگام جانور تھی جو دن بھر اس کے قبضے میں نہیں آئی ۔ اگر کسی مسلمان پیر کے متعلق یہ واقعہ ہوتا تو وہ اس کا جواب یہی تھا کہ تجھ پر شیطان مسلط ہے ، تو دن بھر مجھ کو نبی و رسول کہتا رہا ، اور زبان کی بے اختیاری کا عذر جھوٹا ہے ، زبان کا دن بھر قابو میں نہ آنا نہ دیکھا نہ سُنا ، تو کافر مرتد ہو گیا توبہ کر کے نئے سرے سے کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان بن ۔ بیوی رکھتا ہو تو اس سے دوبارہ نکاح کر بلکہ اگر یہی واقعہ یوں ہوتا کہ کوئی شخص تھانوی جی کو خواب میں کتّے کا پلّہ اور سئور کا بچہ کہتا ، پھر بیداری میں ہوش کے ساتھ دن بھر یہی

بند سادس

باغِ ہستی میں عجب رنگ جما سُنّی کا
ہو گیا عشق کے صدقے میں بھلا سُنّی کا

جھوٹ آج مزا خوب ملا جھوٹے کو
اس سے ثابت ہے کہ سچا ہے خدا سُنّی کا

جب نبی غوث و ولی اس کے مددگار ہیں،
کیوں ہدف پر نہ لگے تیرِ دُعا سُنّی کا

استعانت بہ کیا کرتے ہیں سرکاروں سے،
اس لئے ہوتا ہے ہر وقت بھلا سُنّی کا

کون کُھرّے کی سُنے، کس سے رکھی ہے اُس نے
اولیا سے ہے ہر اک عقدہ کُشا سُنّی کا

آج پھولے نہیں جامے میں سماتے سُنّی
نخلِ امید ہوا آج ھرا سُنّی کا

آج کُھرّے کو کوئی اتنی خبر پہنچا دے،
جشنِ شادی کا ذرا دیکھ لے آ سُنّی کا

آج ہے وصل کی شب آج ہے ارمان کُھرّ کی گڑی
عقدِ نو مسلمہ سے یعنے ہوا سُنّی کا

ایک شاعر نے جو محفل میں ہوئے تھے شامل
پڑھ کے سہرا یہ سُنایا تھا بشوقِ کامل

لفظ بکتا اور یہی عذر کرتا کہ میں تو چاہتا تھا کہ آپ کو حکیم الامّت اور مجدد الملّت کہوں مگر کیا کروں کہ میری زبان میرے اختیار میں نہ تھی وہ میرا کہنا نہیں مانتی تھی وہ حکیم الامۃ ومجدد الملت کے بدلے کُتّے کا پلّہ اور سؤر کا بچہ ہی کہتی رہی تو کبھی تھانوی جی اس کا یہ عذر نہ سُنتے مگر وہاں تو ان کی نبوت جیسی جاری تھی مدینہ طیبہ کی رسالت منتقل ہو کر تھانہ بھون کو آرہی تھی۔ لہٰذا یہ جواب لکھا۔" اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سُنّت ہے ۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ" یہ ہے تھانوی جی کا در پردہ دعوئے رسالت کہ اس واقعہ کو چھاپ کر شائع کیا جاتا ہے۔ یعنی میرے جس مرید کو میرے متبع سنت ہونے کی طرف سے تسلی کرنا ہو وہ اسی طرح میرے نام کا کلمہ اور درود پڑھا کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

بند سابع

واہ کیا خوب سجا سُنّی کے سر پر سہرا
آج پھولا نہ سمائے گا مقدّر سہرا

سانپ کُھرّے کے کلیجے پہ نہ کیوں کر لوٹیں
دیکھ کر باندھے ہوئے سُنّی کو سر پر سہرا

سر پہ سُنّی کے یہاں باندھا گیا اور وہاں
مارتا تیر ہے کُھرّے کے جگر پر سہرا

کُھرّا کہتا ہے کہ سہرا[1] ہے تشبّہ بہ ہنود
اس حماقت پہ ہے ہنستا مرا خوشتر سہرا

زشتی[2] زیور میں لکھا ایک بڑے کُھرّے نے
شرک ہے باندھنا پھولوں کا بنا کر سہرا

پیتی نلکی نہ ہوں اُس میں تو تشبّہ کیسا
پوچھو کُھرّے سے کوئی شرک ہے کیونکر سہرا

سارے کُھرّوں کو رہے ذلّت و زحمت حاصل
فتح و نصرت کا رہے سُنّیوں کے سر سہرا

اہلسنّت کے بندھیں بخشش رب کے سہرے
حشر میں نار کا ہو کُھرّوں کے مُنہ پر سہرا

نیّرؔ اُن مولوی صاحب نے بڑا کام کیا
ایک کُھرّی کو جو یُوں داخل اسلام کیا

[1] وہابیہ دیوبندیہ کا بائیسواں عقیدہ کہ سہرا باندھنا ہندوؤں سے تشبّہ اور سہرا باندھنے والے سب کافر و مشرک ہیں امام الوہابیہ تذکیر الاخوان صـ ۲۴۷ پر لکھتے ہیں "بعضی کفر کی رسمیں ہیں کہ لوگوں نے ہندوؤں سے سیکھی ہیں مثلاً کنگنا باندھنا اور سہرا باندھنا" اور اسی تذکیر الاخوان صـ ۸۶ پر "سہرا باندھنا کفر کی باتوں میں گنا دیا۔"

[2] تھانوی جی نے حصہ اول بہشتی زیور کے صفحہ ۵۲ پر ایک سُرخی قائم کی "کفر اور شرک کی باتوں کا بیان۔" اور اسی کے ماتحت وہ باتیں گنائی ہیں جن کا کرنے والا کافر و مشرک ہے اسی سلسلے میں صفحہ ۷۱ پر سہرا باندھنا بھی گنا دیا یعنی سہرا باندھنا ہندوؤں سے تشبّہ ہے اور کفر و شرک ہے اور سہرا باندھنے والے ہندوؤں سے تشبّہ کرنے والے اور کافر و مشرک ہیں۔

حالانکہ ہندوؤں کے سہرے میں پنّی اور نلکی ضرور ہوتی ہے۔ مسلمانوں کے سہرے میں پھولوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا تو تشبّہ کدھر سے آیا؟ اور خوشبو کو محبوب رکھنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی سُنّت کریمہ ہے۔ خود فرماتے ہیں۔ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَاءُ اللہ عزوجل نے تمہاری دنیا کی چیزوں میں سے خوشبو کو اور میری ازواج مطہرات کو میرے لیے محبوب بنادیا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے۔ لَایُرَدُّ الطِّیْبُ فَاِنَّہٗ خَفِیْفُ الْمَحْمِلِ۔ یعنی خوشبو ردّ نہ کی جائے کہ بے شک اس کی گرانی بہت ہلکی ہوتی ہے۔ شادی کے دن ہر عام و خاص کی نظریں دولہا دلہن کے چہرے پر پڑتی ہیں اور نظر کی تاثیر حق ہے اس سے بچانے کے لیے اگر خوشبودار پھولوں کا نقاب بناکر دولہا دُولہن کے چہروں پر ڈال دیا جائے تو شرک و کفر کدھر سے منہ پھیلا کر دوڑ پڑا۔

وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط۔

مسلمان بھائیو! دیکھو یہ ہے کفر و شرک کی مشین جس میں روزانہ کفر و شرک ہی ڈھلا کرتا ہے۔ جس قدر مسلمانوں کی شادیوں میں سہرے بندھے اور جتنے مسلمان اس پر راضی رہے سب کو ایک دم کافر و مشرک بنا ڈالا۔ والعیاذ باللہ۔

مقام اشاعت: اشرفی کتبخانہ - اندرون دہلی دروازہ لاہور

بحمدہ تعالیٰ عمّ شانہ

یہ ایک مزیدار نظم ہے جسمیں اعدائے دین و مذہب اہلسنت کیلئے پر اسرار رمز ہے مسمّی بنام تاریخی

بلقی مناظرہ

۱۳۳۹ھ

معروف

کھرا کھری کا مباحثہ

مصنفہ جناب نیّر صاحب بڑودوی دام فیضہم

جس میں کمروں کے مذہب نامہذب کی بعض ضلالات و کفریات کا ایک کمری کی زبان سے ہو بہو فوٹو کھینچ کر اُن کی خباثت و شناعت پر مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے +

(مع شرح مسمّی باسم تاریخی)

کاشف ضلال دیوبندی

۱۳۴۸ھ

شارح

مسند الملت وصاف الحبیب جناب مولٰنا مولوی حافظ قاری ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علیخان صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی فاضل حزب الاحناف ہند لاہور خطیب جامع مسجد سانگلہ پنجاب زاد مجدہم

بفرمائش

اراکین انجمن نوجوانان اہلسنت وجماعت گلی ۳۱ رنگون

باہتمام میاں حسین الدین پرنٹر صاحب مینیجر گلزار پریس ریلوے روڈ لاہور میں چھپا

تعداد ۲۰۰۰

بار چہارم

محمد مشتاق علیخان قادری رضوی لکھنوی مہتمم کتب خانہ اہلسنت وجماعت تبلیغ گنج

ذاتِ بے عیب کو یہ عیب لگایا تم نے
آخرش لکھ ہی دیئے کذب کے فتوے کھرے

مصطفےٰ حاضر و ناظر ہیں گر تم یہ کہو
دیکھ سکتے نہیں دیوار کے پیچھے کھرے

نصِ قطعی سے تو ثابت کرے علمِ شیطان
اور محبوبِ خدا کچھ بھی نہ جانے کھرے

سب کو اللہ نے ہر شے کا بنایا عالم
اپنے ملّوں سے نہیں اُردو پڑھائے کھرے

عـہ۲ وہابیہ دیوبندیہ کا دوسرا عقیدہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ خلیل احمد انبیٹھی و گنگوہی جی براہین قاطعہ مطبوعہ بلالی پریس ساڈھورہ صـ۵۱ پر لکھتے ہیں۔ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں حالانکہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسکو روایت کیا بلکہ اس روایت کو نقل کرکے اس کا رد کر دیا۔ کہ یہ قول مردود ہے۔ اور اسکی کوئی اصل نہیں اور اسکی روایت صحیح نہیں۔ افسوس فضیل مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مٹانے کے لئے یہ کوتل ہیں۔ کہ مردود کو دلیل بنائیں۔ اور رد کو مضم کر جائیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

عـہ۳ وہابیہ دیوبندیہ کا تیسرا عقیدہ کہ شیطان کا علم معاذ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے گنگوہی جی و انبیٹھی جی اسی براہین قاطعہ کے صـ۵۱ پر لکھتے ہیں۔ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اس عبارت میں صاف صاف کہہ دیا کہ شیطان کے لئے تو تمام روئے زمین کا علم نص سے ثابت ہے یعنی قرآن و حدیث سے اسکا ثبوت ہے مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اس قدر وسیع علم کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں۔ بلکہ اس کا ماننے والا مشرک ہے جس کے ایمان کا کچھ بھی حصہ نہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

عـہ۴ وہابیہ دیوبندیہ کا چوتھا عقیدہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ اردو زبان میں دیوبندی ملّوں کے شاگرد ہیں۔ گنگوہی جی و انبیٹھی جی اسی براہین قاطعہ کے صـ۲۶ پر لکھتے ہیں۔ مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے۔ کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا۔ یہی سبب ہے۔ کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے۔ تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی۔ آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا۔ کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا۔ ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحن اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔ خواب گھڑ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دیوبندی ملّوں سے اردو سیکھنے کا افترا کر دیا۔ پھر یہی نہیں کہ اس خواب ملعون کو خواب کے درجہ میں رکھا ہو۔ بلکہ اللہ کے نزدیک مدرسہ دیوبند کی فضیلت کا دعویٰ کیا۔ اور دلیل میں اس افترائی خواب کو پیش کیا۔ اور اس خواب کو بیان کر کے نتیجہ یہ دیا کہ سبحن اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا کہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مدرسہ کے شاگرد ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ۱۲

جس عـہ۵ کے صدقے میں ہوئے دونوں جہاں جلوہ نما
وہ بڑے بھائی کے مانند ہوں کیسے کھرے

شپرہ چشم کو کیا مہرِ عرب سے نسبت
خوب یہ شعر ہیں سن عقل کے اندھے کھرے

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

بند رابع

جہل عـہ۶ باری کا بھی قائل ہے نگوڑے کھرے
تجھ کو کیا ہو گیا او کفر کے بھتیلے کھرے

عـہ۵ وہابیہ دیوبندیہ کا پانچواں عقیدہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی سی کرنی چاہیئے امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ پریس صـ۵۸ پر لکھتے ہیں انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیئے اور مالک سب کا اللہ ہے۔ بندگی اُس کو چاہیئے۔ اس عبارت کے بعد لکھتے ہیں اولیاء و انبیاء و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ مگر اُن کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو اُنکی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم اُنکے چھوٹے ہیں اس عبارت خبیثہ میں کیسا صاف کہا۔ کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بڑے بھائی ہیں اور ہم چھوٹے بھائی ہم کو اُن کی ایسی ہی تعظیم کرنی چاہیئے۔ جیسی چھوٹا بھائی اپنے بڑے بھائی کی تعظیم کرتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

عـہ۶ وہابیہ دیوبندیہ کا چھٹا عقیدہ کہ اللہ عزوجل کو غیب کا علم نہیں مگر اسے اختیار ہے کہ جب چاہے غیب کا علم حاصل کرلے امام الوہابیہ اپنی تقویۃ الایمان صـ۲۳ پر لکھتے ہیں غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے کسی ولی و نبی کو جن و فرشتے کو پیر و شہید کو امام و امام زادے کو۔ بھوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی کہ جب چاہیں غیب کی بات معلوم کرلیں۔ اس عبارت میں صاف کہہ دیا کہ اللہ کو یہ اختیار ہے کہ جب چاہے غیب کی بات معلوم کرلے یعنی ابھی تک اللہ کو غیب کا علم نہیں جب چاہے معلوم کر سکتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اشرف علی تھانوی نے بھی حفظ الایمان میں خدا کے علم غیب کا انکار کیا ہے۔ ۱۲

معجزے جو کہ رسولوں نے دکھائے کامل — تو بتائے انہیں جادو کے کرشمے کھرے
ہو تصور کے بنی سے ترا کتنا مشرک — اور تصور میں گدھے بیل کے ڈوبے کھرے
یا رسول عربی ذوق سے گر کوئی کہے — تم لگاتے ہوئے شرک کے دھبے کھرے

عے ۔ وہابیہ دیوبندیہ کا ساتواں عقیدہ کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزوں سے بڑھکر زیادہ کامل اور زیادہ قوی تو جادوگر اپنے جادو اور بھان متی اپنے شعبدے دکھا سکتے ہیں۔ گنگوہی جی فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد صـ۲۲ پر منصب امامت تصنیف اسمٰعیل دہلوی سے نقل کرتے ہیں "بسیار چیزہا است کہ ظہور آن از مقبولین حق از قبیل خرق عادت شمردہ میشود حالانکہ امثال ہمہ افعال بلکہ اقوی و اکمل از آن از ارباب سحر و اصحاب طلسم ممکن الوقوع باشد۔ یعنی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جنکا خدا کے مقبول بندوں سے ظاہر ہونا ان کا معجزہ گنا جاتا ہے۔ حالانکہ ویسی ہی بلکہ ان سے زیادہ قوی و کامل باتیں جادوگروں اور شعبدہ بازوں سے ہو سکتی ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

عـ۸ ۔ وہابیہ دیوبندیہ کا آٹھواں عقیدہ کہ نماز میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال لانا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے امام الوہابیہ اپنی صراط مستقیم مطبوعہ قیومی کانپور صـ۸۶ پر لکھتے ہیں "صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق درصورت گاؤ خر خود است یعنی نماز میں اپنے پیر اور دوسرے بزرگوں کی طرف اگرچہ جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں خیال لیجانا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا زیادہ برا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

عـ۹ وہابیہ دیوبندیہ کا نواں عقیدہ کہ یا رسول اللہ یا علی یا غوث کہنے والا کسی نبی یا ولی کو پکارنے والا کافر و مشرک ہے۔ اشرف علی تھانوی بہشتی زیور حصہ اول مطبع نظامی کانپور صـ۵۲ پر لکھتے ہیں "کفر اور شرک کی باتوں کا بیان اس عنوان کے ماتحت وہ باتیں گنائی ہیں جو کفر و شرک ہیں۔ اسی میں لکھتے ہیں۔ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسکو خبر ہو گئی کفر و شرک ہے" یعنی جو شخص دور سے کسی نبی یا ولی کو پکارے۔ اور یہ سمجھے کہ خدا کے حکم سے ان کو میرے پکارنے کی خبر ہو گئی وہ کافر و مشرک ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ۱۲

وہ محمدؐ کو کسی شے کا نہ مانیں مختار — کیوں شفاعت سے نہ محروم ہوں سارے کھرے

عہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عـ۱۰ وہابیہ دیوبندیہ کا دسواں عقیدہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی چیز کا اختیار نہیں۔ امام الوہابیہ اسی تقویۃ الایمان صـ۵۷ پر لکھتے ہیں "جس کا نام محمد یا علی ہے۔ وہ کسی چیز کا مختار نہیں" والعیاذ باللہ ۱۲

عـ۱۱ وہابیہ دیوبندیہ کا گیارہواں عقیدہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شفیع مانے وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے۔ امام الوہابیہ اسی تقویۃ الایمان کے صـ۷ پر لکھتے ہیں۔ "پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے۔ بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے۔ مگر یہ پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور انکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا ہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔" اس عبارت میں صاف کہدیا کہ جو کسی نبی ولی کو پکارے وہ ابوجہل کے برابر مشرک۔ جو شخص کسی نبی وولی کی نیاز کرے وہ ابوجہل کے برابر مشرک۔ جو شخص کسی نبی وولی کو ثواب پہنچانے کی منت مانے۔ وہ ابوجہل کے برابر مشرک۔ جو شخص کسی نبی ولی کو شفاعت کرنے والا مانے وہ ابوجہل کے برابر مشرک۔ دیکھو سنی بھائیو! یہ ہے کفر و شرک کی مشین۔ جس نے نہ کالا چھوڑا۔ نہ گورا۔ نہ دبلا چھوڑا نہ موٹا۔ ساری دنیا کے تمام مسلمانوں کو ابوجہل کے برابر مشرک بنا دیا۔ اور اہلسنت جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کو کافر کہتے ہیں۔ اس پر شور مچاتے واویلا مچاتے ہیں کہ ہائے ان کی مشین میں کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ ہائے ہائے ساری دنیا کو کافر کہدیے دیانوں سے کہو کہ اپنے ناپاک گریبانوں میں منہ ڈالکر دیکھو۔ کہ کون ساری دنیا کو کافر و مشرک بنا رہا ہے۔ اس عبارت سے یہ ثابت ہوا کہ وہابیہ دیوبندیہ شفاعت کے منکر ہیں۔ اور حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص میری شفاعت کا انکار کرے گا۔ اسکو میری شفاعت نصیب نہ ہو گی۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

کفر بکتے ہوئے[12] سُنکر جو کہیں مُنہ پہ ہگا	اسلئے کھا گئے سب ہند کے کوّے کھرے
شربت و آبِ[13] محرم کو تو کہتا ہے حرام	پوریاں ہولی دیوالی کی تو کھائے کھرے
بے ادب تو کہے[14] میلاد کنہیا کا جنم	اور سُنّی تری پھر کیوں نہ خبر لے کھرے

۱۲ وہابیہ دیوبندیہ کا بارہواں عقیدہ۔ کہ کالا کوا کھانا ثواب ہے گنگوہی جی کے فتاوی رشیدیہ حصہ دوم مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند ص۱۰۱ پر ہے۔ مسئلہ جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں۔ اور کھانیوالوں کو بُرا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ عذاب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب الجواب۔ ثواب ہوگا۔ حالانکہ کوے کو حدیث میں خبیث فرمایا گیا ہے اور قرآن فرماتا ہے اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ۔ خبیث چیزیں خبیث لوگوں کے لئے ہیں اور خبیث لوگ خبیث چیزوں کے لئے۔ والعیاذ باللہ تعالی ۔

۱۳۔ وہابیہ دیوبندیہ کا تیرہواں عقیدہ کہ امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی نیاز کا شربت حرام اور ہولی دیوالی کی پوری کچوری حلال فتاوی رشیدیہ حصہ سوم ص۱۴۵ پر ہے محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیح ہو۔ یا سبیل لگانا۔ شربت پلانا یا چندہ سبیل و شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں فتاوی رشیدیہ حصہ دوم ص۱۰۹ پر ہے مسئلہ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاذ یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاذ و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔ الجواب درست ہے۔ فقط۔ والعیاذ باللہ تعالی ۱۲

۱۴ وہابیہ دیوبندیہ کا چودھواں عقیدہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے میلاد شریف کی نقل کرنا کنہیا کے جنم کے مثل بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔ براہین قاطعہ ص۱۴۸ پر ہے۔ یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔ یا مثل روافض کے نقل شہادت اہلبیت ہر سال بناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود یہ حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں۔ سُنی بھائیو۔ دیکھو محفل میلاد شریف کے لئے کیا کیا القاب چھانٹ رہے ہیں کنھیا کے جنم کے مثل۔ بلکہ اس سے بدتر روافض کا فعل بلکہ اس سے بدتر مکرر و مؤکد ہر سال سانگ۔ حرکت قبیحہ قابل ملامت حرام و فسق فرضی خرافات والعیاذ باللہ تعالی

بزم میلاد سے اس طرح نکالو شیطان
پا بدستِ دگرے دست بدستِ دگران

بند خامس

کیوں اماموں[15] کی ہیں تقلید سے بھاگے کھرے	عقل و دین پر ہیں پڑے کفر کے پردے کھرے
پاگلوں جانوروں کے لئے بھی تو مانتے[16] نے	علم جیسا دیا محبوب کو حق نے کھرے

۱۵ وہابیہ دیوبندیہ کا پندرہواں عقیدہ کہ تقلید کرنا حرام اور کفر ہے تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان مصنفہ اسمعیل دہلوی مترجم سلطان خان مطبوعہ کریمی ٹائیل پرنٹنگ دہلی ص۲۰۲ پر ہے ہر مسلمان کو چاہئے کہ جب مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت ہو تو کسی مجتہد کی پیروی اور تقلید نہ کرے اور تحقیق کی فکر میں رہے اور کوشش کرے محض تقلید ہی پر خاطر جمع کرکے نہ بیٹھ رہے پھر جب قرآن و حدیث سے خلاف مجتہد کا ثابت ہو جائے تو اس کے موافق عمل کرے پھر تقلید حرام ہے اور اسی تذکرۃ الاخوان ص۸۵ پر مقلد کے حق میں تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری نہ سمجھنا اس بات کو کفریات میں گنا دیا۔ والعیاذ باللہ تعالی۔ ۱۲

۱۶ وہابیہ دیوبندیہ کا سولہواں عقیدہ کہ جیسا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچہ ہر پاگل ہر جانور ہر چارپایہ کو بھی ہے۔ اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان مطبوعہ مطبع انتظامی بماہ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ ص۸ پر ہے۔ آپکی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔ تھانوی جی نے اس عبارت میں علم غیب کی دو قسمیں کی ہیں۔ کل علم غیب۔ بعض علم غیب۔ ظاہر ہے کہ کل علم غیب تو صرف اللہ عزوجل کے لئے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلئے بعض علم غیب ہی رہ گیا اسی کو ہر عمرو زید بلکہ ایسا علم غیب تو ہر بچہ ہر پاگل ہر جانور ہر چارپایہ کو بھی حاصل ہے۔ مسلمانو اپنے آقا و مولی حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کو ہمیشہ نظر رکھ کر بتاؤ کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان میں اس سے بڑھ کر گستاخی کوئی ہو سکتی ہے والعیاذ باللہ تعالی۔ تھانوی جی نے جب اپنی حفظ الایمان میں لکھی جس میں عبارت بدلکر دوسری عبارت لکھی اور تیرے نے کفر بکے وہ اسلامی رسالہ قہر واحد دیان میں ملاحظہ ہو۔ ۱۲